

سُورَةُ
رَسُولِ اللَّهِ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مواقف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن

لاہور کینٹ

رسول اللہ ﷺ

کے گستاخوں کا ہر تھاک انجام

مآلف

سید خواجہ عبدالدین اشرفی

مصطفیٰ ناول پبلیشرز

لاہور کینٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَنَا هٰذَا وَرَسُولِیْ
وَقَالِیْ اَلَا هُوَ الَّذِیْ عَلَّمَنَا هٰذَا وَتَحِیَّتِ
سلسلہ اشاعت نمبر 65

| | | |
|--|-------|---|
| نام کتاب | ----- | رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کا عبرتناک انجام |
| مؤلف | ----- | سید خواجہ محمد الدین اشرفی |
| صفحات | ۴۰ | ----- |
| طابع | ----- | مسلم کتابوںی رو بار مارکیٹ لاہور |
| تاریخ اشاعت | ----- | ۲ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ / اپریل ۲۰۰۶ء |
| شراب اشاعت | ----- | مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور کینٹ |
| ذریعہ پستی | ----- | محمد مقصود الحسن مرزا جیو ٹی وی مصطفیٰ فاؤنڈیشن |
| ہدیہ | ----- | دعا کے خیر گیت محاورین دارالکتاب |
| تقدیر | ----- | گیمارہ صد |
| نوٹ: شائقین مطالعہ 15/- روپے کے واک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ | | |

ملنے کے پتے

دفتر جماعت اہلسنت پاکستان

مدرسہ غوثیہ تعلیم القرآن جامع مسجد حبیب قاروق کالونی واٹن لاہور چھاوٹی

مصطفیٰ لائبریری

161/E قاروق کالونی واٹن لاہور کینٹ فون 5824921/03004273421

شرف عنوان

- یہ اپنی اس ترتیب کو ان تمام مندرجہ کتابوں جن سے تجلجیہ حقیقت محبت ہے۔
- ۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
 - ۲۔ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
 - ۳۔ حضرت شیخ الاسلام محمد انور راشد قاروقی علیہ الرحمہ ربانیہ انداز نظامیہ حیدر آباد۔
 - ۴۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مبارک پوری ربانیہ انداز نظامیہ حیدر آباد۔
 - ۵۔ حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ محدث کون جتہ رحمۃ اللہ علیہ
- (اور)

سیدی رشیدی مولانا ابوالسعود مختصر جتہ مختصر اشرفی اشرفی اہلحدیث مدظلہ
وہما جوین آئندہ مختصر تمام اشرف جتہ مختصر مولانا فیض آباد روہی،
حکیم اہل سنت مولانا محمد موسیٰ امرت سوری مدظلہ
بانی و صدر مرکز مجلس دفا لاہور

منیہ افندہ

سید خواجہ محمد الدین اشرفی مدظلہ

| | | | | | |
|----|-------------------------------|----|----|---------------------------|----|
| ۱ | ابو نعیم | ۲۳ | ۹ | عاصم بن داؤد البیہقی | ۳۱ |
| ۲ | عقبة بن البرکب | ۲۴ | ۱۱ | اسود بن عبد قیس | ۳۲ |
| ۳ | ام حبیل | ۲۵ | ۱۲ | حارث بن قیس | ۳۳ |
| ۴ | ابو جہل | ۲۶ | ۱۳ | ابو قیس بن العفک | ۳۴ |
| ۵ | کعب بن اشرف | ۲۷ | ۱۴ | اسود بن مطلب | ۳۵ |
| ۶ | ابو رافع | ۲۸ | ۱۵ | عقبة بن ابی معیط | ۳۶ |
| ۷ | مقتدر بن علی السلام کا انتقام | ۲۹ | ۱۶ | نضر بن حارث | ۳۷ |
| ۸ | عروہ بن حماد | ۳۰ | ۱۷ | عبد اللہ بن قیس | ۳۸ |
| ۹ | ابن عجل | ۳۱ | ۱۸ | عقبة بن ابی رفاع | ۳۹ |
| ۱۰ | حکم بن ابی العاص | ۳۲ | ۱۹ | ابی عوف | ۴۰ |
| ۱۱ | ابن کثیر کا انجام | ۳۳ | ۲۰ | ابن جہش کا انجام | ۴۱ |
| ۱۲ | یحییٰ کا مذاب | ۳۴ | ۲۱ | ابن کثیر کا انجام | ۴۲ |
| ۱۳ | ابن عباس کا انجام | ۳۵ | ۲۲ | ابن کثیر کا انجام | ۴۳ |
| ۱۴ | جنت جہنم کا نقل | ۳۶ | ۲۳ | ابن کثیر کا انجام | ۴۴ |
| ۱۵ | سید بن جابر | ۳۷ | ۲۴ | حارث بن ابی حارث | ۴۵ |
| ۱۶ | ابی بن خلف | ۳۸ | ۲۵ | ابن کثیر کا انجام | ۴۶ |
| ۱۷ | آنتہ بن خلف | ۳۹ | ۲۶ | ابن کثیر کا انجام | ۴۷ |
| ۱۸ | اسرار بن مردان | ۴۰ | ۲۷ | عناض بن حارث کا انجام | ۴۸ |
| ۱۹ | ام ولد | ۴۱ | ۲۸ | فران بن ابی حارث کا انجام | ۴۹ |
| ۲۰ | ابو حارث | ۴۲ | ۲۹ | ابن کثیر کا انجام | ۵۰ |
| ۲۱ | شہاء کسری | ۴۳ | ۳۰ | ابن کثیر کا انجام | ۵۱ |
| ۲۲ | ابن کثیر کا انجام | ۴۴ | ۳۱ | ابن کثیر کا انجام | ۵۲ |

انہا حقیقت

الحمد لله رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی میدا علیہ السلام والہ وصاحبہ اجمعین
 رسالت کتاب اللہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کی روش اور شہادت کی آبرور ہے۔ یہی کتاب ہے جس میں
 میں مختصر آدم علیہ السلام تا اب تک کا مجموعہ زبان کرشن اور شمس شب روز حقیقت و محبت کے پہلوں
 چھوڑا کرتے رہے ہیں اور اتنا قیام کیا ہے کہ جس کے لئے اس سنت کو صبر و شہادت ایمان
 اپنا سرمایہ حیات اور ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ یہ کتاب ہے جس میں ہر ایک کا دل اور ہر ایک کی زبان
 کا نام آتا ہے۔ ہر ایک کا سفر و جد کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ یہ کتاب ہے جس میں ہر ایک کی زبان اور ہر ایک کی
 سلام کے کوئی بھی نہیں دیکھا ہے۔ یہ کتاب ہے جس میں ہر ایک کی زبان اور ہر ایک کی سلام کے کوئی بھی
 نہ کر کے اپنے قلب و فکر کو آپ کی سیرت علیہ السلام کے نقش بر آبرو میں برآ کر دیکھ سکے۔ یہ کتاب
 ایک غماز ہے جس میں ہر ایک کو آپ کی سیرت علیہ السلام کے نقش بر آبرو میں برآ کر دیکھ سکے۔ یہ کتاب
 خواہش کے تحت ہے۔ ایک اللہ کے انکار اور کفر سے رسول اس وجہ سے افضل الصلوٰۃ والسلام
 کی بارگاہ اقدس میں باریابی کی کوشش کر رہا ہوں اور اس کوشش کا نام ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت عمل کا عبرت انگیز انجام"

یہ میری ذاتی محنت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسلام کی تعالیٰ سے نقل کردہ
 روایات میں جن کو میں کچھ اعتقاد کے ساتھ نقل کیا ہوں۔ میں مختصر مولانا افضل علی بن ابی طالب
 کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے تحت جو نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اور یہ میرے
 حق میں ہے۔ اس کی نشان دہی کرتا ہوں۔ بالخصوص میں جن شخصوں نے میری تعالیٰ شہادت
 وغیرہ میں شہادت دیا ہے ان کی مدد سے یہ کتاب سامنے آئی ہے۔
 اور مولانا حافظ عبدالقدیم صاحب مولانا فرمان اللہ شاہ نورانی مدظلہ العالی شہادت علی بن ابی طالب
 کا ذکر کرتے ہوئے ان کو شہادت دینے کے لئے ان حضرات کی اپنی ہی وقت دے کر شہادت
 میں رہائی فرمائی۔
 مولانا طالب مسعود خواجہ حضرت اللہ تعالیٰ شہادت
 اور مولانا طالب مسعود خواجہ حضرت اللہ تعالیٰ شہادت

جو ابراہیمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ سرمدیان کیلئے قرآن کا
 سورہ نجم کریم علیہ افضل الصلاۃ والسلام کو اپنی اولاد کو الذریعہ جان مال علیہ تمام حقوق
 میں سب سے زیادہ محبوب رکھے اور یہی حکم سربراہ مرتبہ ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ
 قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ
 ذَاتُ بَالٍ تُكْرَهُمْ عَنْهَا وَتُؤْتُونَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَرَاهًا وَغِيظًا وَنَفْسًا
 ذَرَّتْكُمْ عَنْهَا وَتَلْوَاهُمْ أَسَرَافًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَبِمَا كَرِهَتْ أَسْرَفًا وَقَدْ أَفْضَى
 الْبَالُ لِي تَتَّبِعُوهُ يَتَّبِعُوا أَهْلِي يَكُونُ اللَّهُ بِكُمْ فَارِءًا لَكُمْ وَأَنْتُمْ كَارِهُونَ
 لَا تَتَّبِعُوا فِي شَيْءٍ مَالَكُمْ وَلَا حُلْمَكُمْ وَلَا آيَاتِ اللَّهِ الْكُبْرَى ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عَنِ
 آيَاتِهِ قَوْمًا كَاذِبِينَ سورہ فرقہ آیت نمبر ۱۰ تا ۱۴

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت پر آپ کی محبت کے لازم کر دیا چنانچہ
 ارشاد فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے
 كُنْ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَحَدِكُمْ فَخُذْ أَلَمْ يَأْتِ الْيَوْمَ مِنْ لَدُنْهِ
 قَوْمٌ يَمِينُ كُنْ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَحَدِكُمْ فَخُذْ أَلَمْ يَأْتِ الْيَوْمَ مِنْ لَدُنْهِ
 قَوْمٌ يَمِينُ

اور ایک حدیث میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لَا يَوْمَئِذٍ مِنْ أَحَدِكُمْ فَخُذْ أَلَمْ يَأْتِ الْيَوْمَ مِنْ لَدُنْهِ
 قَوْمٌ يَمِينُ وَلَا يَوْمَئِذٍ مِنْ أَحَدِكُمْ فَخُذْ أَلَمْ يَأْتِ الْيَوْمَ مِنْ لَدُنْهِ
 قَوْمٌ يَمِينُ

تمام لوگوں سے زیادہ محبوب دہوں

ارشاد مجدد الف ثانی

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے کمال محبت کی ملائت و نشانی آپ کے رفیقوں کے ساتھ
 کمال بغض و عداوت رکھتے تھے محبت کی سستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ محبت کا براہ و تہذیب
 اس کی مخالفت کی تاہم بغیر ارشاد و عہد جب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح میں صلہ و رشتہ
 نہیں کر سکتے اور مختلف قبیض ایک جگہ جمع نہیں کر سکتے۔ جس قدر کہ کمال و ناممکن کہنا
 کیلئے ایک کے ساتھ محبت و دوستی کے عداوت کو مستلزم ہے اچھی طرح سمجھ کر لے چاہئے۔
 رکتہ دست امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرمدی علیہ الرحمہ
 صدر مہتمم دفتر اول جلد ۱ صفحہ ۱۰

ارشاد امام اہل سنت

ایمان کے حقیقی اور واقعی حصے کو دو باتیں ضروری ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی عظمت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو نام چنانچہ پر تقدیم کر اس کی آغوش
 کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں کے کسی حق تعالیٰ کیسے ہی عقیدے کیسے ہی دوستی
 کیسے ہی محبت کی ملائت نہ دے تھامے اس تا کہ تھامے پر تھامے لہائی تھامے اولا تھامے
 احباب تھامے بیٹے تھامے اصحاب تھامے عوامی تھامے حافظ تھامے غنی
 تھامے داناظ و غیر ذلک تھامے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کی گمانی
 کریں قرآن احاطہ تھامے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ نور ان سے
 آگ ہو جائے دوزخ سے گھسی کی طرح نکال چھوٹ کر۔ ان کی صورت ان کے نام سے نفرت
 نکال کر نہ تم اپنے دشمنے ملائے دوستی اللہ کا پاس کر۔ ذرا اس مولودیت مشغلت نہ کر
 فضیلت کو خاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کائنات کی
 بنیاد پر تھا جب فیض ایمان کی شان میں گشت ہو پھر میں اس سے کیا خلا قبول کیا۔
 (تہجد ایمان آیات قرآن عشا امام احمد رضا علیہ الرحمہ)

گستاخ رسول کی سزا

حالت نشہ میں ہو کر کوئی شخص حالت نشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گستاخی دیا تو ایسے جاسے
 میں حضرت ابولحسن ثانی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کو قتل کیا جائے گا تو یہ کہ یہ سزا
 قتل کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی اس لئے کہ قتل تو اس سے خواہ مخواہ دیکھا جائے۔

تو زبان کی لعنت ۱۔ امام بخاری ابی زبید سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 حنت فی کرنے میں زبان کی لعنت نہیں کاؤ نہیں تھا جیسے لگاؤ اور یہ بھی وجہ افضل ہے
 لعین شریف کی توہین ۱۔ اگر کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عین شریف
 کی بھی توہین کی تو واجب القتل ہے۔

گستاخ کی توہین ۱۔ اگر کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مباحثہ گستاخی
 کرنے کے بعد توبہ بھی کرے تب بھی واجب القتل ہے۔ حضرت سیدنا امام مالک رحمہ
 فرمودیکہ یہ توبہ قابل قبول نہیں۔

سب سے بڑی وجہ ۱۔ امام سیوطی تافہ میاض لکھتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد بھی
 گستاخ واجب القتل ہے کیونکہ یہ سب سے بڑی گستاخی ہے جس سے اللہ عزوجل کے تحت ہوگا۔

توبہ نہ کرنے پر ۱۔ اگر کوئی مسلمان آپ کی شان اقدس میں گستاخی کے بعد توبہ نہ کرے
 پر توبہ نہ کرے تو قتل کرنے کے بعد اسکو غسل دیا جائے گا اور اسے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی
 نہ کہ دفن دیا جائے گا نہ اس کا سر چھپایا جائے گا بلکہ کافروں کی طرح صرف میں دفن دیا جائے گا۔

کافر کی توبہ ۱۔ اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اور توبہ کرے
 کرے تو اسکو قتل کرنا گستاخی کو ساقط نہیں کرے گا اس کی شان میں طرح ہے کہ اگر کوئی شخص رسول ابراہیم
 کو سب سے پہلی گستاخی کرتا تو اس کو قتل کرنا گستاخی کو ساقط نہیں کرے گا اس کی شان میں طرح ہے کہ اگر کوئی شخص رسول ابراہیم
 کو سب سے پہلی گستاخی کرتا تو اس کو قتل کرنا گستاخی کو ساقط نہیں کرے گا اس کی شان میں طرح ہے کہ اگر کوئی شخص رسول ابراہیم

کی سزا ساقط نہیں ہوتی کیونکہ سزا اقدس ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ جب ہم
 مسلمان کی توبہ قبول نہیں کرتے تو کافر کی توبہ پر اور قبول نہیں کریں گے۔ (الشفاعہ بترجمہ)
 حنفیہ علیہ السلام نے یہ حکم دیا کہ اگر کوئی شخص مسلمان کو گستاخ کرے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے اور اگر وہ
 مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔

گستاخان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ناپاک کردار

اور ان کا

عجرتناک انجام

ابولہب وسیع بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبداللہ اور ابولہب دونوں حقیقی
 بھائی تھے نیز یہ بنی ہاشم کا پیش تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ بیرونی بھائی تھا۔
 دنیا کے عرب کا زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اپنے قبیلہ کا کوئی بھی فرد غلطی کرتا
 تو اس کو قبیلہ بھر کے ہی وجہ سے تمام قبیلہ والے اس کی حمایت کرتے مگر یہ بد بخت
 یعنی ابولہب ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کے بجائے ہر روز ایک
 فحش شہوات کا منصوبہ تیار کرتا۔ حضور جب کاشانہ اقدس میں مصروف عبادت
 ہوتے تو یہ ملعون مردہ جانوروں کی بد بو بار آور دھندلکی سڑی آنتیں اٹھا کر لانا
 اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر لعنتیں ڈھنا اور گھر کے آئین میں کوڑا کرکٹ
 ڈالنا اور اس لئے اپنے دونوں لڑکوں کو ایک مرتبہ بلایا اور ان سے کہا تمہارا
 نکاح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صاحبزادیوں میں انہیں طلاق دے دو نہیں
 دو گے تو تمہاری میری بول عالین دین آنا جانا ہمیشہ کے لئے نہ ہو جائیگا۔
 اور تم لوگ میرے لئے نہیں رہیں گے۔ چنانچہ دونوں نے رحمت عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو چھوڑ دیا۔

ابولہب ملعون کی بد بختی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے! اعلان نبوت
 کے ساتویں سال کفار نے حضور کے گناہ اور حضور کے سارے خاندان فی ہام

اور نبی مطلب کے ساتھ کل ایما کا اعلان کیا تو نبی ہاشم اور نبی مطلب کے وہ
افراد بھی جنہوں نے اہل اسلام قبول نہیں کیا تھا اور جو اسلام قبول کر چکے تھے۔
حضور کے اہل قبیلہ جو بننے کے باعث شعب الی طالب میں مصروف ہو گئے۔ یہ کہیں یہ
بدعت ہاشمی اور وہ بھی رحمت کاملہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود
حضور کی ازترام اہل قبیلہ کا مخالفت اور اس بدعت کو کفر کا ساتھ دیا۔

اور جب خداوند قدوس نے حضور خیر کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر یہ
آیت کریمہ نازل فرمائی **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ** (سورہ شعراء)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانیے تو اس ارشاد
الہی کی تعمیل میں حضور کو یہ صنادید کھڑے ہو کر مشرکین کو کھڑکھڑا دیں وہ اسے اور
اللہ کے مذہب سے ڈرانے اس وقت ابولہب انکی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے گستاخی کی
کہ اس کی یہ حرکت رب العزت کو بہت ناگوار گذری اور وہ لب نازل ہوا اس کو
مبارک کے نزدیک کے بعد بزدلی کے باعث ہر گرجہ میں مشرک نہ ہوا لیکن
ہر گرجہ عورتانک خشکت پر ابھری صورت ایک ہفتہ تک گزرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک
نوبہ پڑ چھوڑا غور و لہذا جو چند دنوں میں اس کے تمام جسم پر پھیل گیا ہر جگہ سے
بدبودار ہو پھیلے ہوئے لگا اور اس کا گوشہ نگاہ بھی گھبرا گیا۔ اس کے
بیشمار نے جب دیکھا کہ ہاتھ سے ایک متعدی مرض پھیل رہا ہے تو انہوں نے اسکو
گھر سے باہر نکال دیا اور تڑپتے تڑپتے اس نے جان دکھا۔ اب بھی اس کی لاش کو
نکالنے کے لئے کئے گئے کوئی فخر نہ اس کے قریب نہ لگا۔ تین دن تک اسکی لاش
پڑی رہی جب اس کی میتوں اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے اور اس کے میتوں کو تھو
تھو کر لے گئے تب ان لوگوں نے چند جھٹی غلاموں کو اس کی لاشوں کو لے جانے کے لئے
پر مقرر کیا اور ان کے ذریعہ ایک گھر سے یہ گھر لڑکیوں سے اچھا لکڑی لاش کو نکالا

اور اوپر سے منی ڈال دی۔ اسے بڑے سردار کا یہ حشر دیکھ اللہ رب العزت
نبی کا مذہب نہیں تو اب دیکھ کیا ہے ؟ اولاد اپنے باپ کو اس طرح گھر سے بے گھر کرنے
اور لاش کو گھٹنے مشرکے کیلئے چھوڑ دیے گا ایسا منفرے زمین پر اور آسمان کے
نیچے اس سے قبل کبھی ہوئے اور نہ ہوگا۔

(سورہ لب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱ جلد ۱۱)

حقیقہ بن ابی لبیب - یہ ابولہب کا حقیقی چچا تھا۔ ابولہب نے جب
قبیلہ سے کہا ہاجر اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو لڑائی دے رہے ہیں
تو نبی مشائی قریش کی خوبصورت ترین لڑکی سے کر دیا۔ قبیلہ اس لڑکی کا
شکار ہو گیا اور سیدہ ام کلثیم رضی اللہ عنہا کو لڑائی دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب تھوکت دیا اور گندے الفاظ سے آپ سے مخاطب ہوا اس گستاخی کی حرکت
پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے اور اسے لے کر دعا کی کہ
”اے اللہ اس پر اپنے حقوں میں سے ایک کا مسلط کر دے“

ابولہب جب سنا کہ اس کے بیٹے کو حضور نے مذہب الہی کی خبر دی ہے تو
سنت پریشان ہوا اور باپ کے حق میں جو گویا کہ ایک دن مذہب الہی نازل ہو کر
رہے گا۔ خباہت اسی خوف کی وجہ سے تجارت میں اس کو لے جانا بند کر دیا گیا۔
کافی وقت گزرنے کے بعد ایک مرتبہ ملک شام کو ایک قافلہ کے ساتھ یہ دونوں
بدعت روناہ جسے اور شعب لہجہ کے لئے ایک مقام پر قیام کیا اور عقبہ کی
مخالفت کرنے ابولہب نے ہر قسم کا اضطراب کیا مگر رات میں جب تمام ان قافلہ
سیر گئے ایک شہر آیا اور ہر ایک کو سو گھنٹا جاسم خوش ملک پہنچا اور اسے بھاڑ ڈالا
لیکن نہ اس کا ناپاک خون پیا اور نہ اس کا پید گوشت کھایا۔

وتفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱ سیرت رسول عربی (مطبعة)

ام جیسٹل :- یہ حضرت ابوہبیب کی بیوی تھی اس کا اصلی نام اوردہ تھا اور یہ جیسٹل نہ آجھہ دیا کرتی تھیں (والی) تھا۔ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت گوشت گوشت کر بھرتی ہوتی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ ملعونہ اپنے مغویں شوہر سے کسی طرح پیچھے نہ تھی۔ اس کا مشغلہ یہ تھا کہ وہ لوگوں کے وقت چلنے میں ٹھک جاتی خاردار لکڑی یا لٹا ہوا چھتا کر اٹھالاتی اور رات کے وقت اس ناستہ میں ڈالتی جس سے گذر کر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر کے اپنے پروردگار کی جانب تک سجدہ دینا ہوتے کے لئے عزم مشرف کی جانب تشریف لے جاتے۔ جب سورہ لباب نازل ہوئی تو یہ بد بخت ہاتھوں میں تھوڑے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا اور بٹریا لے کر آگیا کہ آپ جہاں ہیں میں گئے تعزروں سے خبر لوں گی اللہ عزم شریف میں داخل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کے پاس تھے۔ حضرت ابوہبیب مدائن رضی اللہ عنہ سے اس کو آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا یا رسول اللہ! ام جیسٹل آ رہی ہے اور یہ ضرور کوئی خباثت کہہ گی۔ حضور نے فرمایا وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ تڑپ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگی اور بٹریا لے کر آتے ہوئے واپس ہو گئی۔ یہ ملعونہ اپنے گناہوں میں حواریات کا گراں بیبا پارہمنی تھی اور گرجوں سے کہن لات و فتنی کی قسم میں موتیوں کی اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں خرچ کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اذہن فرمایا "جب آگ میں اس کا گستاخ غارتہ جلا یا جلنے کا اسی آگ میں وہ جھجھک جاتی کہ اللہ اس کی بیوی ام جیسٹل کی اکثر سی ہوتی گردن و جسم آج بڑا قیمتی ہار ہے ام محمد کی رسی والے آگ سے جہنم کی آگ میں گسیٹنے پر ستر گز لمبی ہوگی۔" (نظر یہ کہ آخرت کا عذاب ہکا بگرہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو بترسناک موت سے دوچار کیا۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حبیب صول

خاردار لکڑیوں کا گستاخ سو برا اٹھاتے ہوئے آدمی تھی وہ گناہ سرنگ کی رسی میں بندھا ہوا تھا (میں) ایک تھم کی گھا سہجے جس سے کسی نہ تے ہیں) ام جیسٹل ٹھک کر ایک مقام پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی ٹھک پیچھے سرنگ کی اور رسی سے اس کا دم گٹ گٹ اور وہ مرنے لگی۔

رسودہ لبیب تفسیر ضیاء القرآن (ملاحظہ)

ابو جیسٹل عمرو بن شام :- یہ مشہور دشمن رسول ہے۔ اس کا محبوب مشغلہ محبوبہ باری صلی اللہ علیہ وسلم کی نشان آندہ میں گستاخی کے لئے تھے ملعونے تیار کرنا اور ہر حال میں آپ کو تکلیف دینا تھا اس ملعون کی موت اس قدر عزیز تھی کہ اس کو اس لئے مارا گیا کہ اس کا تعقیب مندرجہ ذیل ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں میں شریک تھا اور میرے دائیں بائیں دو سر کے کھڑے تھے ایک نے مارا دھارتہ آندہ میں بچہ سے دریافت کیا میں چا جان! کیا آپ ابو جیسٹل کو پہانتے ہیں؟ میں نے ان سے کہا کہ میں جیسٹل کو ابو جیسٹل کے کیا نام ہے۔ ان کے لئے جواب دیا کہ ہم اس قسم کا نام نہیں سنا ہے۔

قسم کھانی ہے ہر جا بیٹھے یا رینگے ادا کی کہ۔

سنائے گھایاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا مذہب دیکھ کر میں حیرت کرنے لگا اور ابو جیسٹل کی مذہبی کردی۔ یہ دونوں لڑکوں نے نہایت تیزی سے اپنے قدم اس ملعون کی جانب بڑھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کام تمام کر دئے جس کے ختم ہونے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہہ کر جب ابو جیسٹل ملعون کی لاش دیکھتے پہنچے تو لاش کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ۔

”ابو جہل اس زمانہ کا فرعون ہے“

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس طعن کو مسکرات کہ تاجدار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں ڈال دیا۔

دخانی شریف، رؤف النور، جلد ۱، صفحہ ۱۷۱، اور میرت الصلحۃ، صفحہ ۱۷۱

حکیم بن اشرف - یہ ایک دولت مند یونانی تھا یہودی علاقہ
اور یہودی کے مذہبی پیشواؤں کو اپنے خزانے سے بخوارہ دیتا تھا۔ دولت کے ساتھ
شاعری میں بھی بہت کمال رکھتا تھا جس کی وجہ سے تہ صرت یہودی بلکہ تمام قبائل
عرب پر اس کا ایک خاص اثر تھا۔ یہ طعنوں کو رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہت دے داتا تھی۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح اور مسند زبانی قریش کے قتل پر
جاسنے سے اسکو انتہائی درخ و مدد ہوا۔ چنانچہ یہ کفار ان قریش کی تعزیت کیلئے
کو کوہ مکیہ اور کفار ان قریش کا جوہد میں ناک ہونے کی ایسا بڑا دوسرا غیہ کیا کہ
سامعین میں صحتی احم یا بولی اس مشرق کو سستا مسنا کر خود مل نزار نزار دقا تھا
اور سامعین کو بھی رلا دقا تھا۔ کہ میں دیگر مرداران قریش سے ملا اور مسلمانوں کے خلاف
انہیں جنگ پر لگا دیا اور یہ طعنوں خلاف کو کو کفار ان قریش سے حلف لیا کہ مسلمانوں
سے جنگ بند کاہ لیا جاسے پھر کہ سے مدینہ طیبہ لوٹ کر آیا اور حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان اقدس میں جو کلمہ کہ طرح طرح کی گستاخیاں اودینے اور بیان کرنے
لگا۔ اس پر یوں بین کیا کہ آپ کو چپکے سے شہید کرنے کا قصد کیا۔ جب اس کی
شہادت میں سے شریعت لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے سب العزت
کی یاد دہائی کہ ”اے ہمشرف کے شر سے میں محفوظ رہا کہ جس طرح تم چاہے“
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے جاک کرنے کا حکم دیا اور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حقیرت سعد بن معاذ رضی اللہ

کو حکم دیا کہ کچھ گھوڑوں کو اس کے قتل کرنے کے لئے بھیجے۔ ایک روایت میں ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہن ہے تم مجھ سے جو اہل اشرف کو جاک کرے
کیونکہ اس کی عداوت ہم پر خوب ظاہر ہو چکی ہے اور وہ ہمارے اور مسلمانوں کی
برائیاں کرتا ہے اور وہ مشرکوں کو کھاتا اور جنگ پر ہمیں گستاخ ہے۔ اور
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اس کو حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

الَّذِي قَالَ لِلنَّبِيِّينَ اَوْ قَاتِلُوا النَّبِيِّينَ اَوْ تَوَلَّوْا النَّبِيِّينَ
بِالْحُبِّ وَالْطَّاعَةِ وَتَقُولُونَ بِالَّذِي نَجْزِي كُفْرًا هُوَ كَذِبٌ
اَلَمْ نَجْعَلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلَّذِي اٰمَنُوا سَبِيْلًا ۚ اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ
وَمَنْ يَلْعَنُ اللّٰهُ فَكُنْ تَحْتَ لَعْنِهِ ۗ وَرَوَاهُ دوسرے راوی

ترجمہ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو تو ریت کا کچھ حصہ ملا وہ
نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے کہتے ہیں جنہوں نے کفر
کیا کہ یہ لوگ ایمان داروں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ
لعنت بھیجتا ہے اور جس پر اللہ کی لعنت ہو تو اس کا کوئی مل نہ دگا نہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد
بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے قتل کی
بانت نشورہ کیا چنانچہ مزید چار صحابہ کے ساتھ اس میں میر زمانہ ہوئے جس میں
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو حکیم بن اشرف کے رضائی بھائی تھے
اور ان کے علاوہ دیگر ترین صحابہ کے نام یہ ہیں۔ عباد بن بشر، عمار بن اوس
اور ابو عیسیٰ بن جابر رضی اللہ عنہم ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

کعب بن اشرف کے ہمارے میں فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے تیار ہے؟ کیونکہ اس نے خدا اور اس کے رسول کو بدنامی میں ڈھکیا ہے تو اس وقت حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے ہلاک کر دوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کیا اگر اس کے قتل میں حیلہ عمل کی جائے اور اسے قریب دیا جائے اور ایسی باتیں اس سے کی جائیں جو بلا ہر آپ کی شکایت معلوم ہو حضرت نے فرمایا جو چاہو کہہ اور اسے جس طرح چاہو قتل کر دو۔ اس اجازت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس روانہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کے خلاف اس کے سلسلے میں چند باتیں کہیں اور اس کو اعتقاد میں لے لئے اور آہستہ آہستہ اس سے بدعتی بڑھائے۔ اور ایک مرتبہ رات کے وقت اس کے مکان پر آئے اور اس کو آواز دے دئے یہ اپنے مکان کے اوپر بیٹھ کر بیٹھ رہا تھا اور اس کی بیٹی نئی شادی ہوئی تھی، کعب بن اشرف جب ان صحابہ کرام کی آواز سنا تو فوراً بیٹھے آئے لگا اس کی بیوی نے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو میں نے جواب دیا میرا بھائی بھائی آیا ہے۔ کعب کی بیوی نے کہا اس امر کی آواز سے حق نہیں کہہ رہے۔ ایک ادایت میں ہے اس نے کہا میں فرمائی آواز کو پہچانتی ہوں اور اس کو گھر سے باہر لے گئے سے بہت روکا کر یہ بیوی کی ایک نہ سمجھی اور گھر سے باہر آیا۔ صحابہ کرام نے منصوبہ بنایا تھا کہ اس کو کبھی طرح ہم میں سے ایک ہاتھوں میں معرکہ کر دے اور دوسرا اس کی گردن میں سے ہڈ کر دے۔ جب یہ طعن باہر آیا تو منصور بہ کے مطابق حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تمہارے مسرے سے جو خوشبو آ رہی ہے ایسی خوشبو میں نے آج تک نہیں سونگی۔ کعب نے جواب دیا میں نے غریب کی اس عورت سے نکاح کیا ہے جو خوشبو کو بہت پسند کرتی ہے

اور وہ تمام عورتوں میں بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے سر کی خوشبو کو سونگھوں؟ اس نے کہا ضرور سونگھو انہوں نے اس کے بالوں کو کھینچ کر سونگھا اور اس نے ساتھیں کو بھی سونگھا یا پھر چھوڑ دیا۔ دوسری مرتبہ پھر سونگھا اور بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا اس دشمن خدا کی گردن آڑا دو۔ اور خنہ آؤ دیکھ صحابہ کرام نے اس ملعون کے ہاتھ کو ہاتھ پاؤں سے جدا کر دیا اور بائیں طیبہ میں کمر بند کا نشانہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہذیب مبارک میں اس ملعون کا سلسلہ ڈال دیتے۔ یہ پہلا گستاخ ہے جو کعب کی گستاخیاں۔ حضور علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اس میں میں صحابہ کرام کی آپس میں ایک دوسرے کی حواری چلنے سے حضرت عمارت بن اوس رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر عذاب زمین شریف لگائے اور زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔ دراج البیضاء ص ۱۸۷

البوراق ۱۔ اور تاریخ اعلیٰ نام عبداللہ تھا اور۔ ابی الحسین کا بیٹا تھا۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ تاجر تھا۔ یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں مشغول رہتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکوں کو جنگی سامان کی امانت کرتا تھا۔ جب کعب بن اشرف کا تعلق قبیلہ اوس کے جانیہ صحابہ کرام سے انجام دیا تو قبیلہ خزرج کے جاشازوں میں سے بھی دو لوگ پیدا ہوئے کہ ہم بھی کعب بن اشرف کے طرح ہی دشمن دین کا قتل کر کے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حبس میں نہ لائے تو دین کے چنانچہ ابی بکر صریح بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس دشمن رسول کے قتل کرنے کی اجازت طلب کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی اور ابی بکر صریح اپنی ایک جاعت اس کام

کے یہ مقرر کردہ ہیں اور اس حاجت کے لیے میری حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ
عنت ورحمۃ علیہ۔
ابو رافع جانتے کہ ایک قلعہ میں رہتا تھا حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ
قلعہ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لوگ اس جگہ قیام کو میں
قلعہ کے دربان سے یہاں چل کر کہیں ضرورت پڑے پر اپنے ساتھ
سے حاذق لگا۔ اور آپ ایک دیوان کا روپ بنا کر قلعہ کے قریب اس طرف
بیشمار گئے چھپے تھے اسے حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔ آپ نے ایسا روپ
ڈھال لیا تھا یہ اس قلعہ کے باشندے ہیں۔ یہ وقت قلعہ کے دروازے
بند ہونے کا تھا۔ جب دیوان کی تمام حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ
پر پھری تو اس نے آواز دی اور منبر غیا اگر تو آنا چاہتا ہے تو جلدی آ
کیونکہ میں سزا دہندہ کروا ہوں میں تو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر قلعہ میں
داخل ہو گیا اور ایسا جگہ چھپ کر بیٹھ گیا جہاں گدھے بندھے ہوئے تھے
رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد قلعہ میں سسٹان اور موکا عالم ملادی ہو گیا
اور اس نے دربان کو دیکھا کہ دروازہ کی چابی ہاتھ میں رکھ کر سونے کیلئے
چلا گیا ہے میں اٹھا اور چابی کے قلعہ کا سیر و فی دروازہ کھول دیا میں نے لایا
اسے کہیں کہ اگر بالفرض قلعہ والوں کو میری موجودگی کی خبر ہو جائے اور میرا پھلا
کو میرا تو میں آسانی سے قلعہ کے باہر جا سکوں اس کے بعد میرے بالا خانہ کی
جانب ابو رافع کی جستجو میں چلا اور مختلف دروازے سے گزرتا گیا۔ اور ہر
دروازے سے جس سے میرا گذر ہوا اس کو میں اندر سے بند کرنا لگا تاکہ اگر کسی کو
میری آہٹ محسوس ہو جائے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ میں اس
مکرہ تک پہنچ گیا جہاں ابو رافع کا مکرہ واقع تھا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ چند

گوگوں کے دیوان موجود ہے اور قلعہ حوالے سے قلعہ شمار ہے۔ دیوانی شریف
کی حدیث میں ہے کہ وہ استاد سنے لادای تھا اور ہر رات افسانہ سن کر سوتا
تھا، میں کچھ دیر اٹھا کر گیا جب وہ اس شکل سے نارس ہو کر سونے کیلئے
چلا گیا میں اس کی اس کے کمرے تک پہنچا اور یہ کمرے میں اندر ہوا کہ اسے اپنے اہل
و عیال کے درمیان جب سو گیا میں کمرے میں داخل ہوا میرے لئے یہ جانتا
دشوار تھا کہ وہ کمرے کے کس گوشہ میں سو رہا ہے؟ اس وقت اندر سے میں اس
نے آواز دی ابو رافع! ابو رافع! وہ میری آواز پر جاگ اٹھا اور کہنے لگا کہ کون ہے؟
پھر میں نے اس کی آواز کی طرف تھوڑا چلائی میرا یہ وار خانی گیا۔ ابو رافع جتنے لگا
اندر میں خیر اکرم سے باہر آیا کچھ دیر بعد میں اس کے کمرے میں آواز بدلی کہ
داخل ہوا گویا میں اس کی مدد کرنے آ گیا ہوں۔ میں نے کہا ابو رافع یہ تم کیوں پہنچ
رہے ہو؟ اس نے کہا تیری انا پر انھوں نے کوئی قصور نہیں ہے اور مجھے قتل کرنے
کے لئے اس نے حملہ کیا ہے، اس مرتبہ میں بخود اس کی آواز کی جانب توجہ دینا اند
اپنی تھوڑی دیر تک آہستہ سے قریب جا کر اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اسے زور
دیا کہ اس کے پیٹ سے باہر ہو گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ہلاک ہو گیا اس مکرہ
سے ہوتے ہوئے باہر آیا۔ جلدی سے ایستادہ بڑھایا۔ چاندنی رات تھی میں خیال
کیا کہ زمین سے گر کر میں بندے سے نیچے گر جاؤں اور میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ ایک روایت
میں ہے کہ میری ٹوٹی ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹوٹی ٹوٹ گئی میں اپنی دستار باندھ لی اور
ایک پاؤں سے کودتا ہوا اپنے ساتھیوں سے جا کر مل گیا اس وقت تک وہاں مقام
کے جب تک ہم قلعہ کے باہر سے روئے نہیں اور ناکہ کشیوں کرنے کی آواز میں نہ میں اس
جہے سنا تو کہہ دیا کہ ابو رافع آ گیا۔ پھر میرے ساتھی مجھے اٹھا کر
وہیں منورہ میں حضور کی قدرت میں لائے جسے ماکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام واقعہ ثابت

قرآن کے بعد بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے عبد اللہ مبارک ہو اس کے بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا راست رحمت میری ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پیرا دیا
اس وقت ٹھیک ہو گئی اور میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

وہ اربع الثبوتہ جلد ۲ صفحہ ۱

عمر بن حجاج : عرب بن حجاج قبیلہ بنی نضیر سے تعلق رکھتا تھا
اور یہ تہاتر شریک النفس تھا۔ اس نے ایک مرتبہ ہرمز عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے مکان کے نیچے بلا کر اوپر سے کوئی ذریعہ چن کر آ کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس منصوبہ پر عالم ہو گیا اور اس پر نصیحت کی یہ سازش ناکام
ہو گئی۔ تاہم آپ نے عمر بن حجاج کی اس ناپاک حرکت کو بہت محسوس فرمایا۔ یہ بہت
معلوم شخص حضرت یحییٰ بن عمر رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت یحییٰ رضی اللہ
عنه قبول اسلام کے بعد ایک دن مسجد پر اپنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یحییٰ
رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”یا یحییٰ تم نے اپنے بھائی کی حرکت رکھی اور وہ مجھے دھوکے سے ہلاک
کرتے جانتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جبریل امین (علیہ السلام) کے ذریعہ
مجھے اس کے حرم میں آگاہ کر دیا۔“

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد اس کو
جویش غضب سے میرا رہ گئے اسی وقت اٹھے اور عمر بن حجاج کی آگ میں رہنے
لگے ایک دن منع ہو گیا اور حقیقت اس میں یحییٰ کا کام تمام کر دیا۔

دوسرا کائنات کے پانچ عالمی صفا از سولہ اہل غلاب اہل غلام،
اہل غفلت :- ابن حنبل کا نام عبد العزیز تھا۔ عام الفتن سے قبل مدینہ طیبہ
میں مسلمان ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تبدیل کر کے عبد اللہ رکھے یحییٰ بن ابی قحیف

میں آیا ہے کہ یہ وہی کی کتابت ہو کر تھا۔ اس کو ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے رکوع کی وضو کے لئے اس کے قبیلہ میں بھیجے قریہ بد بخت وہاں
جا کر یہ بد بختیگ اور بد وقت کے جانوروں کو ٹیکر کر کرہ بھاگ گیا اور اپنی قریش
سے کہنے لگا کہ کوئی دن تمہارے آجائی دین سے بہتر نہیں ہے۔ اور اس کے بعد
شب دروز اسلام کے غلامت مصروف رہا۔ فوج کے کہے دن غامد کعبہ میں بنایا گیا
اور غلامت کعبہ سے لپٹ گیا۔ ایک صحابی نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! ابن حنبل
خدا دیکھ میں بنایا گیا ہے اور غلامت سے لپٹ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس
دن یعنی فتح مکہ کے دن اپنی بات کے بشمار دشمنوں کو معاف کر سکتے مگر اس
ذلیل شخص کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو۔ حسب الحکم اس غلام کو غامد کعبہ میں
قتل کر دیا گیا۔ مدارج النبوتہ جلد دوم صفحہ ۱۱۲

حضرت جبریل علیہ السلام کا انتقام
دوسریں مطلب : عاص بن دائل
ولید بن خیرہ اور ابن الطلاطہ یہ چار
بد بخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے جب ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں
تو ایک دن حضرت ربیعہ ناجریہ علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیلوں میں آکر
کھڑے ہو گئے اور اس وقت یہ تمام بد بخت طواف کعبہ میں مصروف تھے سب
سے پہلے ولید بن خیرہ حضرت جبریل علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو حضرت
جبریلؑ ولید بن خیرہ کے ایک برائے زخم پر نظر غضب ڈالی حالانکہ یہ زخم کبھی
وقت چیرے سے نہ تھا اور اب بالکل مندمل ہو گیا تھا تو یہ زخم فوراً تازہ ہو گیا
اور اس سے خون بہنے لگا۔ یہ معلوم اس درو کی آہ نہ لاسکا وہیں ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد عاص بن دائل کے لئے ایک قدیم زخم پر حضرت جبریلؑ امین نے
مٹکا وہ غضب ڈالی تو وہ بھی تازہ ہو گیا اور یہ منحوس بھی زخم ہلاک ہو گیا۔ پھر

اور بنی مطلب کے چہرے پر آپ نے ایک سبب بتا کر رکھ کر دیا ہے جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ بعد ازاں اطلاع کے پاس گئے اور اس کے سر کی طرف ٹکا غضب فرمائی تو اس پر سخت کے داغ سے بھیجا جئے لگا۔ حق تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی: "انما یفتنکم الشیطان لعلکم تفتنون" یعنی ہم نے آپ سے تمیز کرنے والوں کا کام تمام کر دیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸)

حکم بن ابی العاص :- یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے حد درجہ بغض رکھتا تھا۔ جب حضرت محمدؐ سے باہر کہیں تشریف لے جاتے یہ آپ کے پیچھے پیچھے جاتا اور عجیب و غریب اپنی صورت بنا کر زبردستی کے خلاف تازیبا حرکات کرتا ایک مرتبہ آپ نے اسکو اس حرکت میں مشغول پایا اور فرمایا تو یہاں ہی بیجا! یہ ملعون اسی حکم کہ تم گیا اور اس کے جسم پر روش طاری ہو گیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸)

ایک لشکر کا انجام :- حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قلعہ میں پیش ہاتھ سے کھانا کھانے لگے آپ نے ارشاد فرمایا کہ واپس ہاتھ سے کھاؤ اس نے فرور سے کہا میں واپس ہاتھ سے نہیں کھا سکتا، چونکہ اس نے یہ الفاظ غرور اور چھوٹ سے کہے تھے۔ اسلئے آپ نے فرمایا خدا کرے تو ایسا بھی ہو چنانچہ اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا واپس ہاتھ اپنے منہ تک بھیانے سے محروم ہو گیا۔ (مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۸۱ باب آداب الطعام وغیرہ)

بجلی کا عذاب :- قیام بنی عامر نے ہمیشہ قرآن رسالت پناہ میں دیکھ کر اسکا عذاب کیا اور اس قبیلہ نے دروغ جو ان کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ان فوجیوں نے معذوب اسکا ہرج بنایا کہ

ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کشتیوں میں معذرت رکھ کر اور دوسرا کلام کر دیتے۔ معذوب کے تحت یہ جب ہنگامہ اقدس میں حاضر ہوئے ایک سے گفتگو شروع کی ان میں سے ایک کا نام عامر اور دوسرے کا نام ابد تھا۔ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دظفر فرمایا۔ اے اللہ ان کے شہسے معذور رکھ۔ حضور کی دعا کے بعد ان کی موت نہیں ہوئی اور کلام دہا پس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کو طاعون سے ہلاک کیا اور ابد پر کبلی گری یہ دونوں ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوت ص ۱۸)
ایک عیسائی کا انجام :- علامہ قطب رستمہ اللہ علیہ کتبتہ بیان کر دیتے ہیں کہ ایک عیسائی رستمہ تھا جب مؤذن اپنی آواز میں اشدھاد ان محمد رسول اللہ کے دل کو زلزلہ لگتا تو یہ ملعون حجاب میں کہتا چھوٹا جلا جاتے :-

چنانچہ ایک رات وہ سو رہا تھا کہ اچانک اس کے گھر میں آگ لگ گئی جس میں وہ اور اس کا سارا کنبہ خاک ہو گیا۔ اس ملعون کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جبرائیل کون ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد ۱ ص ۱۸۱)

گستاخوں کی عقل داؤد ہو گئی
ہجرت کے نویں سال حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کلاب کی طرف ایک دندہ داند فرمایا اور اس کے ساتھ ایک مکتب گرائی بھی دعوت اسلام کے لئے اس قبیلہ کے تمام اور سال فرمایا۔ ان بدتمیزوں نے مکتب شریف کی عمارت کو دھواں والا اور جس چتر سے یہ بدتمیزوں نے اسکو ایک چتر سے لکے ڈول کے ساتھ سی دے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا

”مَالِكُمْ اِذَا جَاءَ اللّٰهُ بِحُكْمٍ“ اس کے بعد اس قبیلہ کی عقل کا ثبوت ہو گیا اور اس قدر غلطی کا کام نہ ہو سکتے کہ ان کے ہاتھ کے منہ پر کسی ایک اور دھڑکے کو سمجھ نہ رہا۔ (ترجمہ و تفسیر ص ۱۲۷)

ابن ذری قحط نقلہ میں رہتا تھا۔ اور حضور
صلى الله عليه وسلم کے خلاف جسے اور
سازشوں میں مصروف رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ کو
حضور صلى الله عليه وسلم نے بلانے کے لئے بلایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے
جہ سے جنگ کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کر دیا ہے وہ مقام نخلاء یا عرقہ میں
تھے تاکہ اس کو ہلاک کر دے۔ حضرت عبداللہ بن امیہ فرماتے ہیں، میں نے
میں گیا یا رسول اللہ مجھے اس کی پہچان بتیائی ہے تاکہ نہایت خوفناک نہ ہو
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ تم کو دیکھے گا تو لڑنے سے لایق نہ ہوگا۔
میں اس ہم پرور نہ ہوا۔ اور جب میرے اس کو اور اس نے مجھ کو دیکھا تو وہ
ارٹا اور فریاد کیا صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لڑنے کا نہیں لگا۔ میں کچھ دور
اکیلے ساتھ چلا اور جب اندازہ لگایا کہ میں اس پر آسانی سے قابو پا لوں گا تو
میں نے تلواریں اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اور خدمتِ اقدس میں
حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو ہلاک کر دیا ہے اس پر حضور نے
فرمایا خدا جمیع مسخرہ کو دے تم نے نیکی کا کام کیا۔ اور اس کے بدلے میں
ایک عشاء حضرت عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ کو عفو فرمایا۔ اور بات خزانہ
کے اس کو اپنے پاس رکھ کر قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان نشانی
ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اس معاہدہ کو اپنی تلوار کے
ساتھ ملا کر رکھ دیا اور جب آپ کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق

اس کو آپ کے کفن میں رکھا گیا۔

وخلصا نفس الکبریٰ عہد اہل میلہ ۱۲۲۱ از امام جلال الدین محمد علی علیہ الرحمہ

ابنِ بنِ خُلف

۱۔ اے محمد اگر تم آج مجھ سے بچ گئے تو اللہ تعالیٰ مجھے نذر رکھے۔
 علامہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ کہتے ہیں مجھ سے صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن
 بن عوف نے بیان کیا۔ اُن بنی خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر
 ملا تھا آپ سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

”اے محمد! میرا پاس ایک گھوڑا ہے جس کو میں روزانہ خوب کھلاتا ہوں تاکہ اس پر میرا بوجھ نہ پڑے۔ تم اس کو نہ مل سکتے۔“

۱۰۰ برسالت نبی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا۔

”انشاء اللہ میں ہی سمجھے تہل کہوں گا“

چنانچہ میدانِ احد میں رسالتِ پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عاتق بن
تیمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن خنیف رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما
تھے۔ اُبی بن خلف نے آپ پر حملہ کیا تو حضرت سیدنا معبد بن حنیف رضی اللہ عنہ
نصرتِ صلی اللہ علیہ وسلم کی بحال بن گئے اور شہید ہو گئے۔ حضرت سہیل بن خنیف
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک نیزہ ملے کہ آپ اُن کی خلاف کی زور سے نیچے چھوڑنے
اور اس کی گردن پر چھوڑی کسی خراش آئی اندھون رنگوں میں جم گیا۔ تو بھی سو کر
میدانِ اپنی گھوڑی کو ایشی رنگا کر اپنی قوم کی طرف بھاگا اور بیوی کی طرح
بلائے لگا۔ اس کو جبکہ کاربوسیان نے کہا: اتو لاک سوہ چینہ و لا توکسلے کو کہتا

حالا کہ تجھے مروت ایک بیوی ہی خواہش آئی ہے یہ کوئی گہرا زخم نہیں ہے۔
ابا بلاتر سہ! تجھے معلوم نہیں یہ کس کی ملامت ہے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے فیروزہ سے نفی ہوا جو ان اور آپ نے کہیں ایک مروت مجھ سے فرمایا تھا۔
- عن غریب تو یہ ہے ہاتھ سے لاک بچا تھا -

اب مجھے معلوم ہو گا کہ یہ ان کے اس ہاتھ کے بعد زخم نہیں رہ سکتا خدا کی قسم
یہ درد و اگر سارے جہاز کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔
مجھے اس قدر کیف ہے۔ چنانچہ اس حالت میں جیتے جلے دراصل جہنم ہوا۔
در شام البیوتہ ص ۱۱۱ سیرت ابن شام

امید بن خلف یہ مشہور دشمن اسلام ہے جو اسلام کے ابتدائی
دور میں اعلان فتنہ کرنے والوں کو اذیتیں دیتا
چنانچہ جب حضرت زینا ابان رضی اللہ عنہ اسلام قبول فرما سکا اس نے حضرت
بلال کو اسلام سے معرفت ہو جانے کا حکم دیا اور آپ کے انکار پر غضب
سے زینا نے ہر کہہ دیا تھا۔

اجلاس میں تم کو تہداری ہے وہی کا خرہ چیکانہ کی گاہ اور دیکھو ان کا کہ محمد
اور محمد کا خدا نہیں کیے نجات دلاتا ہے۔

یہ کہہ کر اس ظالم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر چار دھم کا ایک لاشعاری
سلسلہ شہرہ رکھ دیا جنگ بدر میں جب یہ رسالت آپ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کے خلاف اٹھنے آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نظر اس ظالم پر پڑی اور آپ نے
اس کو پکھڑا کیا۔ یہ بد بخت حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف سے چٹ گیا۔ اور
جان بیلے کی التجا کی۔ آپ کو دم ایک مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عبدالنضاری
صحابہ امیہ بن خلف پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

ایسے ارشاد فرمایا تو زمین پر لیٹ جا اوروہ لیٹ گیا اور اس کو بچانے کے لئے حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کو چھپانے لگے لیکن حضرت
بلال اور دیگر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کے پیروں کے اندر سے ہاتھ نکال کر اس عیون کو چمک گئے۔

سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۱۱

اسامہ بن مروان اس وقت مروان بن امیہ بن زید کی اولاد میں
تھی اس کے قبیلہ ذوقر محبوب و دعوام
صلی اللہ علیہ وسلم کی مشائخہ میں سے تھے جو آپ کے لئے سب گندہ تھے۔ اور
آپ کی جو سب اشتیاق رکھتے تھے اس کے گستاخانہ اشعار حضرت عمرؓ کی طرف
الغلی رضی اللہ عنہ نے سماع فرمایا تو آپ کی حیثیت اسلامی نے آپ کو پتھر کر دیا
اور آپ نے عہد کر لیا کہ وہ اسکو ممکن ناپاک حرکت کی سازد جس کے مابین رات
آپ اس وقت اس کے مکان پر پہنچے جب تمام اہل خانہ سو رہے تھے۔ ہمسار
نبیٹ مروان اپنے شیر خوار لڑکے کو درہم بھاری تھی حضرت عمرؓ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اسے ہاتھ سے مٹا دی کہ اس کے بچہ کو اس سے ملکہ کیا اور دنیا کی
دھار اس کے پہلو پر رکھ کر دبا دیا ہے حتیٰ کہ وہ جسم چیرنے ہوئی وہ مرنے کا منہ نکلی
گئی۔ صبح صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کی چٹکی
ایک دھڑکنے لگاتار ہوئی امیہ نے غرور کا وقت تھا تو حضورؐ نے فرمایا۔
"عمر کیا تم نے نبیٹ مروان کو قتل کر دیا ہے۔"

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا" ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غار یثرب کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر ارشاد
فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ ایسے خفص کو دیکھو جس نے اللہ و رسول کے قابضانہ مد

اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد کسریٰ پر خوف طاری ہو گیا۔ جب حضرت
 عبداللہ بن مذاقہ واپس میرے پاس آئے تو اس نے اپنے دربار کے تمام محافظوں سے
 کہا کہ آئندہ میرے پاس کوئی عرب نہ آئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خلوت گاہ
 میں آیا جہاں کسی غیر کو گزند نہ پہنچا تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک عرب آدمی کھڑے
 اور ہاتھ میں لاشوں کے پٹے لکھ رہا ہے۔

"ایمان نے آؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے رسول اصل اللہ علیہ وسلم
 کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے"

کسریٰ نے کہا تم جاؤ میں سوچ کر بتاؤں گا یہ عرب اچانک غائب
 ہو گیا۔ اس کے غائب ہونے کے بعد کسریٰ نے دربار کے محافظوں کو بلایا اور
 ان کی قفلت اور سختی پر انہیں سختی سے ڈانٹا اور بعض کو اس غلطی کی پاداش
 میں شہید کر دیا اور کہا میں نے تم سے اس قدر تاکید کی تھی مگر تم غفلت کئے اور
 ایک عرب میرے کمرہ خاص میں داخل ہو گیا۔

محافظوں نے قسم کھائی کہ اگر کسی کو بھی اندر آئے نہیں دےں۔
 دوسری مرتبہ کھجور دیا عرب ہاتھ میں لاش لے کر کمرہ میں برآمد ہوا اور
 لاش اس کے سر پر مار کر کہا، تم ایسا کرتے تو یہ ڈنڈا تمہارے سر پر مسلط رہیگا
 اور یہ لاشیں اس کے سر پر بیٹھنے لگیں۔ تیسرے دن بھی یہ عرب اچانک کمرہ خاص
 میں حاضر ہوا اور کہا جب تک تم ایمان نہیں لاتے تمہارے ساتھ یہ عمل جاری رہیگا
 نہ وہ یہ لاشی ٹوٹ جائے اور اس کے سر پر لاشی جاری اور یہ لاشی ٹوٹ گئی۔ اسی
 رات کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کا پیٹ چاٹ کر دیا۔

شمارہ النبوة ص ۱۵

ایک مرتد کا انجام - ایک نفرانی مسلمان ہو کر دربار نبوت میں دیکھا

میرزا بقرہ اور آل عمران پر نہ چکا تھا قریش خط کا تب تھا اس کے حضور صل اللہ علیہ وسلم
 نے وہی گھٹنے کی خدمت اس کے سپرد فرمائی مگر یہ بد نصیب بھوکا فر ہو گیا۔
 اور کھانا نہ کھا اور حضور صل اللہ علیہ وسلم کے غلامت کو اس کی گنت تھما۔
 ایک دن قہر الہی نے اس کو گستاخ کو اپنی گنت میں سے لیا اور وہ مر گیا۔

نفرانیوں نے اس کو ذبح کیا۔ مگر زمین سے اس کی لاش کو نکال نہیں
 کیا اور یہ لاشیں زمین سے باہر ہو گئیں۔ نفرانیوں نے گہری سے گہری قبر کھود کر
 تین مرتبہ اس نعون کو زمین میں دبا دیا۔ مگر ہر بار زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک
 دیا۔ چنانچہ نفرانیوں کو یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا لاش نہیں۔ اور اس بد بخت
 کی لاشیں زمین پر سرسبز بن گئے اس کے لئے پھوسٹ دیا۔

سیرت المصطفیٰ ص ۱۵۱ بحوالہ بخاری شریف جلد ۲ علامہ المصطفیٰ

عاص بن وائل پہلی خاص بن وائل بھی یعنی حضرت سیدنا عروبن
 میں تھا جو آپ کی ذات باہر کات کے ساتھ استہزا اور تمسخر کیا کرتا تھا حضور صل اللہ
 علیہ وسلم کے جو اصحاب تھے دنیا میں تشریف لانے کی عمری میں وفات پا گئے تو
 عاص بن وائل نے کہا، خود راہبر ہیں ان کا کوئی لشکر لاندہ ہی نہیں رہتا۔
 اس کو کھانسی پر آپ کی قبر نازل ہوئی۔

ان شاء اللہ ص ۱۵۱ بحوالہ البقرہ۔ آپ کا دشمن ہی راہبر ہے۔
 یعنی اسے عیب آپ کے نام لیا تو لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ ہجرت کے
 ایک ماہ بعد کسی جانور نے عاص کے پیچ کو کاٹا جس سے اس کا پیر اس قدر بھرا کہ
 اور قوت کی گزند کے برابر ہو گیا اس مرض ہی میں عاص ہلاک ہو گیا۔

سیرت المصطفیٰ ص ۱۵۱ بحوالہ بخاری شریف جلد ۲

امروزین حقیقت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسود دین عبد القیوث کے رسول کا لڑکا تھا۔ یہ کہہ کر آپ کے غلام ترین دشمنوں میں سے ہے۔ جب فقر اسلمین کو دیکھتا تو کہتا: یہی وہ لوگ ہیں جو مردے کو زمین کے بادشاہ بننے دے گئے ہیں۔ جو کس کی مملکت کے وارث ہو چکے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو خوشتر کہتا: آج اسلام سے کوئی نہیں رہی اور اس قسم کے سپردہ کلمات کہتا: ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام نے اس پر نگاہ غضب ڈالی اس کے سر میں پھوٹے پھنسیاں نکل پڑے اور اسی مرض میں بہت پریشان ہو کر مرا۔

د سیرت المصطفیٰ ص ۲۲۲ ابر ص ۲۲۳

یہ شخص حضور علیہ السلام کا فاق اور ایک رستا اور آگے

حارث بن میس غلاف عیب عیب باتیں کرتا اور آخر عمر بے گناہ
 کرتا تھا محمد نے اپنے اصحاب کو بھیجا کہ جو کھانا دے رہے ہیں گھر سے کے بعد پھر ذرا
 ہوں گے۔ ایک روایت میں اس کا نام حارث بن عیطلہ بھی آیا ہے۔ عیطلہ اس کی
 ماں کا نام تھا۔ جب اس کا ختم ہوئے گزر گیا کہ اے تھانے آپ کی سنی کے لئے
 یہ آیت نازل فرمائی۔

فَأَمَّا دَعْوَةُ الْمُؤْمَرِ أَمَّا نَحْنُ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ
الْمُسْتَعِثِينَ - (الحجر ١٧)

ترجمہ: جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو علی الاطلاق بیان کریں اور شکر کریں اگر نہ اسے تو اس سے اعراض فرمائیں اور جو دنگ آپ کا پیسہ اور مذاق اور ستمیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔

مرستے دقت عارضت بن قیس کے بیٹ میں ایک ایسی بیماری ہوئی کہ منہ

سے یا نینچانہ آستے لگا اور اسی مرض سے ہلاک ہو گیا۔

دعوتِ نصرہ کبریٰ ۱۳۶۷ھ جلید ۱

یہ شخص ابو جہل مکان خاں میں مسیحا اور بدگمان تھا۔

ہر مشورت میں اس کے ساتھ شامل رہتا،

[illegible]

اسو رہن و طلبہ اور اسکے ساتھی جب کہیں

اسود بن مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھتے تو آپ انہیں شکستے اور دیکھتے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو مجھ سے نہیں گئے باوجود وہ مجھے اور میرے دوسروں کے خزانوں پر قبضہ کر رہے تھے یہ کہہ کر میٹھیاں اور تانیاں بجاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی کہ اے اللہ اس کو نابینا فرما دنا کو آج تک ہمارے کسی کا نہیں ہے، اللہ اس کے بیٹے کو ہلاک فرما۔ چنانچہ اس کو دو تیس وقت نابینا ہو گیا اور اس کا بیٹا جنگ بدر میں مارا گیا۔ قریش جس وقت جنگ امدک تیار ہو رہے تھے اسود اس وقت شدید مرض میں مبتلا تھا۔ اس کے باوجود لوگوں کو آپ کے خلافت جنگ پر آمادہ کر رہا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس کو جنگ امد سے پہلے ہی ہلاک کیا۔ (امین اشرع ص ۷۷)

عقبتہ بن ابی لیطیہ روزیہ معین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر کہ جبہ دیکھو! اور آپ کا کلام سنا۔ اسی کو جبہ خیر میں توفیق ہوا جس کے
پاس آیا اور کہا مجھ کو اطلاع ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر
بیٹھا ہے اور ان کا کلام سن رہے ہو کہ تم جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے مندر پر جا کر نہ ٹھوگے تھے اس وقت تک پہلے سے بات کرنا اور تیری صورت
دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ یہ باغیض اٹھا چہرہ الود پر تھکا۔ یہ ملعون
جنگ بدر میں اس زہرا اور تمام منکران میں اسکا صحابہ کے گرد نہ لڑی۔
(سیرت العلی علیہ السلام مولوی محمد اویس صاحب)

نفرین عارث سر داران قریش میں سے تھا۔
نفرین عارث حجاز کے لئے جنگ فلہ میں جاتا اور وہاں سے
مختلف کہانیوں کی کتابیں خرید کر لاتا اور قریش کو سنا دیتا اور یہ کہتا کہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم کو غارت اور غم کے واقعات سناتے ہیں اور میں تم کو
رستم اور اسفندیار کی کہانیاں سناتا ہوں لوگوں کو یہ افسانے دلچسپ معلوم
ہوتے تھے۔ لہذا ان کہانیوں کو سننے اور قرآن حکیم پر توجہ نہیں دیتے۔ نفرین
ایک گھائے ذاتی لوندی بھی خرید کر لایا تھا۔ یہ لوندی کا قریش کو گلے نہ سنا۔

انفرین نفرین عارث کی یہ تمام حرکات کا مقصد یہ تھا کہ لوگ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نواز الفاظ اور متکبرانہ جملہ کے اثر انداز نہ ہوں
اور وہیں یہ ملعون جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوا
آپ نے اسکا گردن مار دیا۔ (ابن اثیر جلد ۱ ص ۱۱۱)

یہ کفار قریش کا مشہور پہلو ان تھا۔ یہ مردود
عبداللہ بن قیسؓ جنگ بدر میں حضرت ربیع الثانی رسول انسا و
جان علیہ افضل الصلوٰۃ الرحمۃ علیہ السلام کے حملہ سے زخمی و مبارک میں خود کی
دو زنجیریں پھینکیں۔

ہر وہی میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن قیسؓ نے
جب آپ پر چڑھ کر کہنے لگا سنا دھا وانا ابن قیسؓ۔ تو اس حملہ کو ادھر

ابن قیسؓ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا افسسک اللہ اللہ تعالیٰ تمکو
ذلیل اور غار ہلاک و برباد کرے۔ چند روز نہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس پر ایک پہاڑی بکرا مسلط کیا جس نے اپنے سینکڑوں سے اس صحران کو
ہلاک کر ڈالا۔ (سیرت العلی علیہ السلام مولوی محمد اویس صاحب)

یہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
حبشہ بن ابی وقاص لا بہائی تھا۔ رحمت دارین صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایک مرتبہ ایک چکر لگایا تھا۔ جس سے آپ کا بیٹے کا دندان مبارک شہید
اور بیٹے کا لب شریف زخمی ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں جس قدر اپنے بھائی حبشہ کے قتل کا مرعہ اور غور و مشورہ کیا انسانی
کے قتل کا کہیں مرعہ نہیں ہوا۔

(سیرت العلی علیہ السلام مولوی محمد اویس صاحب ص ۱۱۱)

ابن علقہ نہ بیٹا یہودی تھا ایک سو سوس سال کی عمر کو پہنچ
چکا تھا۔ اللہ نے مردود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
اور اس کے خلاف جہودیں شکر کرتا تھا اور لوگوں کو آپ کی کوششیں پر برا بھلا کہتا تھا
جب اس کی شہادت اور دیدار دینی حد سے گذر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا لوگوں ہے جو میرے لئے اس غیث کا لہجہ تمام کرے۔

حضرت سالم بن عیثؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سے پہلے ہی سے وقت دانی
ہوئے کہ ابی علقہ کے قتل کروں گا یا خود آپ پر عمر موقوف کا۔

جب اس کے قتل کا حکم دربار خلافت طاعت کو آپ نے صحابہ کے کمر درازوں
سہلے گونجی کی رات محض ابی علقہ غفلت کا نیند سوسا ہوا تھا۔ پہنچے ہی چلوار اس کے
جگر پر رکھ کر اس زور سے دبانے لگے کہ مجھ سے پار ہو کر میرے کپڑے پہنچ گئی ابی علقہ ایک

حج ماد اس کا آواز سے لوگ نیند سے بیدار ہو کر دوڑے مگر اس شخص رسول
کا کام تمام ہو چکا تھا۔

رسیرت العطفہ ۱۵۷ جلد ۱ بحوالہ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ص ۱۱۱ جلد ۱
حضرت عمر رضی اللہ عنہ وسلم نے ایک شخص کو
ایک جھوٹے کا انجام کسی کام کرنے روانہ فرمایا یہ نافرمان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو معولیٰ سمجھا اور اس نے ان کے جھوٹ کہہ دیا کہ میں وہاں سے
ہو آیا ہوں۔ حضور نے بد دعا کی چند دنوں کے بعد وہ مردہ پا گیا اور اس کا پیٹ
پھا ہوا تھا۔ قبر میں دفن کیا گیا مگر قبر میں حضور کو قبول نہیں کرتی تھی اور اسے
ابیرینیک رقی (الیزابٹ)

شواہد النہرۃ ص ۱۱۱ از عبد الرحمن بن ماجہ علیہ السلام

حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ
ایک منقری کا انجام ایک شخص میں آیا اور وہ ایک عورت پر عاشق
ہو گیا اس نے (اور لوگوں سے کہنے لگا) ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
کہ میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیج دو اس کی مراد وہ عورت تھی جس سے
یہ عشق ہو رہا تھا۔

لوگوں نے کہا کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا کیا ہے
اور آپسے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے حقیقت دریافت
کی کہ اس نے اپنے تئیں کا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ اس کے بعد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، زیادہ فرامی اور حکم
دیا کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ (جسے تم مجھ پر انتر کیا ہے) اگر وہ تمہیں زندہ
لے کر آئے تو اسے قتل کر دینا اور اگر تم اسے مردہ پاؤ تو اسے آگ میں جلا دینا اور پھر جب

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے قبل یہ شخص (ایک چشمہ سے پانی بہا رہا تھا تو ایک
سانپ نے اسے کاٹ لیا اور یہ ملعون اس کے اثر سے مارا ہوا
دھواں اٹھ کر بنی صلاطین مطہرہ کی آبی)

یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
بے ہوشی کا عذاب کہ ہے کہ کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
دن غلیہ دیا اس وقت ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کا نقل جس کے عہد پر
کرت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ ایسا ہی ہو جا۔
اچانک یہ بے ہوش ہو گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دئے۔ اور وہ
دو ہفتے تک بے ہوش رہا پھر جب ہوش میں آیا تو وہ ایسا ہی گیا جیسا آپ کی
نقل کرتے وقت وہ اپنی شکل و صورت بنایا تھا۔
(خصائص کبریٰ ص ۱۸۵)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ایک منافق کا انجام کہ ابو طلحہ شیر بن ابی قحطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ کرام کو بڑا بھلا کہتا تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنے اشعار
میں اس کی کجی کا جواب دئے۔ یہ طائف چلا گیا اور وہ ایک ایسے گھر میں
پہنچا جہاں کوئی نہ تھا۔ اچانک وہ مکان اس پر گریزا اور یہ مردہ ہلاک ہو گیا۔
(خصائص کبریٰ ص ۱۸۵ مطبوعہ عکبر اسی)

انہی شخصوں نے بلری سے ترک کیا کہ ابی کریم
حارث بن ابی حارثہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی حارثہ
کے پاس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس کی شکر کے ساتھ کلام کہنے
کا پیغام بھیجا۔ حارثہ نے کہا کہ اس کی بیٹی میں سے عیسیٰ ہے حالانکہ اس میں مرد

عیب موجود تھا۔ جب وہ والہیں اپنے گھر پہنچا تو اس نے بیٹی کو برص کی بیماری میں مبتلا پایا۔ (نصائح کبریٰ ص ۱۸۱)

ایک مشرک کا انجام
بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کو ایک مشرک مرد ارکسے پاس بھیجا کہ وہ اسکو اسلام کی دعوت دیں۔ جب اس پر اسلام پیش کیا گیا تو اس نے تمسخر سے کہا کہ وہ مہمو و سبکی تو دعوت دیتے ہو وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا گیسے کا نہیں کہ وہ قاعدہ صاف داپس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بجلی گرائی اور یہ جل گیا۔ ابھی وہ قاعدہ صاف راستہ ہی میں تھے اور انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہ تھا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس مشرک کو کلاک کر دیا ہے اور یہ آیت ازل ہوئی۔ "ویرسل الصواعق" (نصائح کبریٰ ص ۱۸۱ جلد ۱)

ایک شہر پر واقعہ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مبارک کے قبر شریف سے نکلتے کیٹھ دینہ طبرک کے ایک دیران گھریں سے سسرگنگھانے لگے۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اس حرکت کا اظہار بدیدہ خواب سلطان نور الدین محمود شہید نور الدین قندہ کو دی۔ اور انہوں نے اس سازش کو نام کیا۔ اور ان دونوں تاج کوں کو جو جبر و مشرکین کی جانی کیے پیچھے لاکر گردن مار دی اور جبر و مشرک کے چاروں طرف انہی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا۔ پھر سیر پہنچلا کہ اس خندق میں نہر دایا۔ یہ واقعہ غمراہ کھٹا گیسے و چوبند القلوب و مصلحہ مکرر و جی میں غلط فرمائیے

خالفین حدیث کا انجام

فَلْيَحْذَرُوا الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورہ نور پارہ ۱۸ آیت ۱۸)

ترجمہ: پس ڈرو چاہیے انہیں جو خلاف ہدایت کہتے ہیں ورنہ انہوں کو فتنہ یا عذاب کے تران کی کہیں کوئی مصیبت یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائے یا جس ناقصانہ کے (تفسیر ترجمہ)

فرمان نبوی کی خلاف ورزی یا تمنا و حضرت علیہ السلام نے علیہ السلام کو ایمان شریعت شفاف اور علامہ سید احمد مطاوی رحمۃ اللہ علیہ مابین درمیان میں تعلق فرماتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام ابن الحجاج صاحب مدخل علیہ الرحمہ کے ایک حدیث کی مخالفت میں اپنے صاحبی تر شوائع و ادب میں برہن ہو گئی۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے نہیں سنا تھا کہ میں نے یہ دعا پڑھ لی تھی کہ ان کا مخالف نہ ہو جس کی مخالفت میں تھا اور قبول سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں یہ حدیث ثابت نہیں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا: اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث میرے نام سے کہا ہے نہ کہ سبکی۔ پھر حضرت علیہ السلام علیہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے دل پر رکھا کہ تو ابن الحجاج علیہ الرحمہ اپنے گھر کے اندر آئیں گے اسی وقت تو یہ کہ اب سبھی حدیث کی مخالفت نہیں کرو گنا۔

(مقدمہ نہایت انتہائی حدیث علیہ السلام) انہوں نے انہیں ہندو شریعت میں ایمان بخلا، اسی روایت کو شیخ الاسلام محمد انور اللہ خاوندی علیہ الرحمہ نے اپنی جامعہ نظامیہ اپنی کتاب "العلم للفرع" میں بھی درج کئے ہیں۔

درو و اسلام میں اختلاف کی سزا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو

